دل کی بات　　سید محمد کفیل بخاری

لبرل پاکستان اور سود کو حلال کرنے کی خواہشات

وزیراعظم پاکستان محمد نواز شریف نے گزشتہ ماہ ایک کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''قوم کا مستقبل جمہوری اور لبرل پاکستان سے وابستہ ہے''

اس سے پہلے وہ سہفما کے فورم پر گفتگو کرتے ہوئے واشگاف الفاظ میں کہہ چکے ہیں کہ:

''ہندو اور مسلمان ایک ہی خدا کو بوجتے ہیں۔ان کی زبان، بود و باش، رہن سہن اور ثقافت ایک ہے۔ایک لکیر ہے جو بھارت اور پاکستان کے درمیان کھینچ دی گئی ہے۔''

جناب وزیراعظم نے چند جملوں میں پاکستان کا نظریاتی وجغرافیائی نقشہ تبدیل کر کے رکھ دیا ہے۔ان کا وژن اقبال اور قائد کے تصور کے یکسر منافی اور دوقومی نظریے کے متضاد ہے۔''لبرل پاکستان'' کا شوشہ دراصل عالمی طاغوت کا ایجنڈا ہے اور دیسی منہ کو ولایتی زبان میسر آ گئی ہے۔ یہ بات بانیٔ پاکستان نے پہلے دن ہی طے کر دی تھی کہ ملک کا نظام اسلام ہوگا۔اسی طرح ۷/مارچ ۱۹۴۹ء کو شہید ملت لیاقت علی خان کی تحریک پر پہلی دستور ساز اسمبلی نے قراردادِ مقاصد منظور کی۔آئین میں ریاست کا سرکاری مذہب، بنیاد اور مقاصد طے ہیں۔ملک کا نام ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' ہے۔ قیام پاکستان کے ۶۸ برس بعد ''لبرل پاکستان'' کا تصور آئین کی روح کو ختم کرنے کی خلاف خوف ناک سازش ہے۔

ابھی وزیراعظم کے بیان پر بحث واحتجاج جاری تھا کہ صدر مملکت بھی میدان میں آ گئے۔انھوں نے ۲۵/نومبر کو فیصل آباد میں صنعت کاروں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''علماء کرام قرضے پر سود کی گنجائش پیدا کریں''

حیرت ہے کہ موصوف ایک حرام کام کو اختیار کرنے کے لیے علماء کا کندھا استعمال کرنا چاہتے ہیں۔اس تکلیف کی چنداں ضرورت تھی نہ ہے۔اس کارِ بد کی انجام دہی کے لیے ان کے گرد وپیش روشن خیالوں، ترقی پسندوں، لبرل فاشسٹوں اور سیکولر انتہا پسندوں کا ایک غول بیابانی موجود ہے۔

میاں نواز شریف صاحب واحد پاکستانی حکمران ہیں کہ جب ۱۹۹۱ء میں شریعت کورٹ نے سود کو حرام قرار دیا تو وہ سودی نظام کو بچانے کے لیے شریعت کورٹ کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں گئے۔اللہ تعالیٰ نے سود کو اپنے اور اپنے آخری رسول کے خلاف جنگ قرار دیا ہے مگر ہمارے صدر اور وزیراعظم اس جنگ کو لڑنے اور معاذ اللہ جیتنے کا عزم کیے بیٹھے ہیں۔کیا وہ روزِ قیامت حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو سکیں گے۔اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے انھیں پہچاننے سے انکار کر دیا تو کہاں ٹھکانہ ہوگا؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:

''سود کھانے والے کھلانے والے، اسے لکھنے والے اور اس معاملہ پر گواہ بننے والوں پر لعنت کی اور فرمایا یہ سب برابر ہیں'' (مسلم)

ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ سود اپنی تمام شکلوں میں حرام ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بلاشبہ سود بہت ہو جائے گا مگر اس کا انجام کمی کی طرف ہوگا (مشکوٰۃ)

خاتم النبیین سیدنا محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان برحق اور سورج سے زیادہ روشن ہے۔

پاکستان غیر ملکی قرضوں میں اس قدر جکڑا ہوا ہے کہ آئندہ تین نسلیں مقروض پیدا ہوں گی۔ حکومت اگر قرضوں پر سود کی ایک قسط ادا کرے تو خزانہ خالی ہو جائے گا۔ حکمران قرضوں پر قرضے لے رہے ہیں اور سود بڑھتا جا رہا ہے۔

گزشتہ دنوں چیف جسٹس جناب انور ظہیر جمالی نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ:

''ملک قرضوں پر چلایا جا رہا ہے، کیا ہمیشہ بھیک مانگ کر ہی گزارہ کیا جائے گا''

جناب چیف جسٹس سے درخواست ہے کہ وہ لبرل پاکستان اور سود کی گنجائش کے بیانات کا از خود نوٹس لیں اور وضاحت طلب کریں۔

پاکستان اسلام اور کلمے کے نام پر بنا، اس کی بقا و سلامتی بھی اسلامی نظام کے نفاذ سے وابستہ ہے۔ اللہ کو راضی کیے بغیر ملک ترقی کر سکتا ہے نہ قوم فلاح پا سکتی ہے۔ اسلام ہی پاکستان بنیاد، شناخت اور پہچان ہے، لبرل ازم یا سیکولرازم نہیں۔ ملک کی نظریاتی اساس کو تبدیل کرنا تباہی اور ہلاکت ہے۔ نظریاتی سرحدوں کی حفاظت قوم کی ذمے داری اور جغرافیائی سرحدوں کی محافظ فوج ہے۔ مسلح جہاد مسلح افواج کا فریضہ ہے اور پوری قوم ان کی پشت پر ہے۔ وطنِ عزیز پاکستان کی سلامتی، دفاع اور استحکام ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ علماء دینی جماعتیں اور دینی مدارس علمی، لسانی اور قلمی جہاد کے ذریعے وطن کی اعتقادی و نظریاتی سرحدوں کی بھرپور حفاظت کریں گے۔

حکمران، آئین پر سب سے پہلے خود عمل کریں اور حلف کی پاسداری کرتے ہوئے سودی معیشت کے خاتمے اور اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان کریں۔ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ بند کریں ورنہ کچھ نہیں بچے گا۔ نفاذِ اسلام سے ہی دہشت گردی کا مکمل خاتمہ ہوگا اور ملک امن و سلامتی کا گہوارہ بن جائے گا۔ ان شاء اللہ

اللہ تعالیٰ ہمارے وطن عزیز کی ہر طرح سے حفاظت فرمائے اور دشمنوں کو ان کے ناپاک ارادوں میں ناکام اور رسوا کرے۔ (آمین)